از عدالت عظمیٰ

اے پی کرشنا سمی نائیڈو وای ٹی سی

بنام

اسٹیٹ آف مدراس

(منسلک درخواستوں کے ساتھ)

[پی۔بی۔گجیندر گڈکر،سی۔جے، کے۔این۔وانچو، جے۔سی۔شاہ، این۔راجگوپالا آیانگر اور ایس۔ایم۔سکری، جسٹسز۔]

مدراس لینڈ ریفارمز (زمین پر حد کا تعین) ایکٹ، 1961 (1961 کا مدراس 58) دفعہ 5(1)، 50- زمین کی حد اور معاوضے کے لیے دفعات اگر آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 14، 19، 31(2)

مدراس لینڈ ریفارمز (زمین پر حد کا تعین) ایکٹ، 1961 کی آئینی حیثیت پر اس بنیاد پر حملہ کیا گیا کہ اس سے آئین کے آرٹیکل 14، 19، 31(2) کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

منعقد (i) ایکٹ کی دفعہ 5(1) کی دفعات کے نتیجے میں افراد کے درمیان یکساں حالات میں امتیازی سلوک ہوتا ہے اور اس طرح یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ چونکہ یہ سیکشن ایکٹ کے باب دوم کی بنیاد ہے، اس لیے پورا باب بھی اس کے ساتھ آنا چاہیے۔

کرمبل کنہیکومن بمقابلہ ریاست کیرالہ [1962] کا تناسب۔1 ایس۔سی۔آر۔829 موجودہ معاملے پر پوری طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔

(ii) دفعہ 50 کے قانونی شیڈول III کے ساتھ پڑھیں۔ معاوضے کے حوالے سے امتیازی سلوک ہے اور آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

کرمبل کنہیکومن بمقابلہ ریاست کیرالہ [1962] سپ۔1 اس کے بعد ایس۔سی۔آر۔829 آیا۔

(iii) دفعہ 5 اور 50 ایکٹ کی اہم دفعات ہیں، اور جیسا کہ وہ گرتے ہیں، پورے ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے ختم کیا جانا چاہیے۔

اصل عدالتی فیصلہ: 1963 کی تحریری درخواستیں 1، 7، 8، 10، 53 اور 76۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستیں۔

درخواست گزار کی طرف سے آر وی ایس مانی اور کے آر شاما (W.P No's 1 and 76 of 1963)

درخواست گزار کی طرف سے آر وی ایس منی اور ٹی آر وی شاستری (W.P No's 7,8,10, and 53)

اے وی رنگا ندھم چیٹی اور اے وی رنگم، مدعا علیہ کے لیے (درخواستوں میں)

آئی این شراف، مداخلت کرنے والوں کے لیے نمبر 1 اور 5 (تمام درخواستوں میں)

ایم سی سیتلواڈ، این ایس بندرا اور آر ایچ دھبر، انٹرویز نمبر 2 کے لیے (W.P No 1 of 1963)

سی پی لال، مداخلت نمبر 3 کے لیے (W.P No 1 of 1963)

آر۔ ایچ۔ دھبیر، مداخلت نمبر 4 کے لیے (W.P No 1 of 1963)

ایس وی گپٹے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، این ایس بندرا اور آر ایچ دھبر، مداخلت نمبر 6 (W.P No 1 of 1963) کے لیے۔

9 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وانچو، جے۔- آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ چھ درخواستیں مدراس لینڈ ریفارمز (فکسشن آف سیلنگ آن لینڈ) ایکٹ، 1961 کا نمبر 58 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی آئینی حیثیت کے بارے میں ایک مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں، جسے صدر نے 13 اپریل 1962 کو منظوری دی تھی اور 2 مئی 1962 کو فورٹ سینٹ جارج گزٹ میں اشاعت کے بعد نافذ ہوا تھا۔ ایکٹ کی آئینی حیثیت پر اس بنیاد پر حملہ کیا گیا ہے کہ یہ آئین کے آرٹیکل 14، 19 اور 31(2) کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ان

درخواستوں میں ایکٹ کی آئینی حیثیت پر کیے گئے حملے کو مکمل طور پر بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر ہم آرٹیکل 14 کے تحت ایکٹ کی آئینی حیثیت پر دو اہم حملوں کی نشاندہی کریں تو یہ کافی ہوگا۔ ان میں سے پہلا ایکٹ کے سیکشن 5 کے حوالے سے ہے جو سیلنگ (حد) کے رقبے کو متعین کرتا ہے۔ دوسرا دفعہ 50 کے ساتھ پڑھے جانے والے، جو معاوضے کا بندوبست کرتا ہے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ قانون آئین کے آرٹیکل 31-اے کے تحت محفوظ نہیں ہے اور اس لیے آرٹیکل 14، 19 یا 31 کی خلاف ورزی کی صورت میں حملہ کرنے کے لیے کھلا ہے۔ اس سلسلے میں درخواست گزار کرمبل کنہیکومن بمقابلہ ریاست کیرالہ (1) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم ایکٹ کی آئینی حیثیت پر دو اہم حملوں پر غور کریں ہم ایکٹ کی اسکیم کی مختصر نشاندہی کر سکتے ہیں۔ باب اول ابتدائی ہے، اس کا دفعہ 3 مختلف تعریفیں فراہم کرتا ہے، جن میں سے کچھ کا ہم بعد میں حوالہ دیں گے۔ باب دوم زمین کی ملکیت پر حد کے تعین سے متعلق ہے۔ اس کا دفعہ 5 سیلنگ (حد) کے رقبے کو طے کرتا ہے۔ دوسرے حصے اضافی زمین کے تعین کے لیے فراہم کرتے ہیں، اور۔ 18 اضافی زمین کے حصول کے لیے فراہم کرتا ہے جو حکومت میں تمام رکاوٹوں سے پاک ہوتی ہے۔ باب III مستقبل کے حصول کی حد اور بعض منتقلی پر پابندی فراہم کرتا ہے۔ چوتھا باب لینڈ بورڈ کی تشکیل اور افعال کے بارے میں فراہم کرتا ہے۔ باب پنجم شوگر فیکٹری بورڈ کی تشکیل اور افعال کے بارے میں فراہم کرتا ہے۔ باب ششم معاوضے کی فراہمی کرتا ہے۔ اس کا سیکشن 50 ش کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ III حکومت کی طرف سے حاصل کردہ زمین اور دیگر ذیلی معاملات کے معاوضے کے تعین کا طریقہ بیان کرتا ہے۔ باب VII منتقل شدہ علاقے میں زمینوں کے سروے اور تصفیہ کے لیے فراہم کرتا ہے جو 1956 کے ریاستی تنظیم نو ایکٹ کی وجہ سے ریاست مدراس میں آیا تھا۔ باب VIII کرایہ داروں کے سیلنگ (حد) کے رقبے کی کاشت کے لیے فراہم کرتا ہے۔ باب IX کچھ زمینوں کو ایکٹ کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ باب X زمینی ٹریبونلز اور باب XI اپیلوں اور نظر ثانی کے لیے فراہم کرتا ہے۔ باب بارہواں کچھ جرمانے اور طریقہ کار فراہم کرتا ہے جبکہ باب بارہواں ایکٹ کے تحت حکومت کی طرف سے حاصل کردہ زمین کو ڈھکانے لگانے کا بندوبست کرتا ہے۔ باب XIV متفرق دفعات سے متعلق ہے، بشمول دفعہ 110، جو قواعد کی تشکیل کے لیے فراہم کرتا ہے۔

اس ایکٹ کا بنیادی مقصد اراضی کی ملکیت پر ایک حد فراہم کرنا، اضافی زمین کا تعین کرنا جو حکومت کے ذریعے حاصل کی جائے گی اور اس کے لیے معاوضے کی ادائیگی کرنا ہے۔ یہ ایکٹ زرعی زمین پر لاگو ہوتا ہے جیسا کہ سیکشن 3(22) میں بیان کیا گیا ہے اور اس کا تعلق بنیادی طور پر ریوتواری بستی میں زمین رکھنے والے افراد سے ہے یا کسی اور طریقے سے براہ راست حکومت کو محصول کی ادائیگی سے مشروط ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ یہ ایکٹ آئین کے آرٹیکل 31-اے کے تحت محفوظ نہیں ہے اور اسی پس منظر میں ہم سیکشن 5 کے تحت سیلنگ (حد) کے رقبے سے متعلق ایکٹ کی دو اہم دفعات پر آرٹیکل 14 کی بنیاد پر حملے اور سیکشن 50 کے تحت معاوضے پر غور کریں گے۔ ایکٹ کا تیسرا۔

سب سے پہلے دفعہ 3 دفعہ 3(14) میں کچھ تعریفیں پڑھنا ضروری ہے جس میں خاندان کی تعریف درج ذیل ہے:—

" کسی شخص کے سلسلے میں 'خاندان' سے مراد وہ شخص، بیوی یا شوہر، جیسا بھی معاملہ ہو، اس شخص کا اور اس کا-

(i) نابالغ بیٹے اور غیر شادی شدہ بیٹیاں؛ اور

(ii) مردانہ سلسلے میں نابالغ پوتے اور غیر شادی شدہ پوتی، جن کے والد اور والدہ فوت ہو چکے ہوں۔

موجودہ مقاصد کے لیے دفعہ 3(14) کی وضاحت کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ دفعہ 3(34) ان شرائط میں ہے:—

" شخص' میں کوئی بھی ٹرسٹ، کمپنی، خاندان، فرم، سوسائٹی یا افراد کی انجمن شامل ہے، چاہے وہ شامل ہو یا نہ ہو۔

دفعہ 3(45) مندرجہ ذیل ہے:—

"اضافی زمین سے مراد وہ زمین ہے جو کسی شخص کے پاس سیلنگ (حد) کے رقبے سے زیادہ ہے اور اسے دفعہ 12، 13 یا 14 کے تحت اضافی زمین قرار دیا گیا ہے۔''

سیکشن 5 ان شرائط میں ہے:-

"5.(1)(a) باب VIII کی دفعات کے تابع، ہر شخص کے معاملے میں حد کا رقبہ اور ذیلی دفعات (4) اور (5) اور باب VIII کی دفعات کے تابع، پانچ سے زیادہ اراکین پر مشتمل ہر خاندان کے معاملے میں حد کا رقبہ 30 معیاری ایکڑ ہوگا۔

(b) پانچ سے زیادہ اراکین پر مشتمل ہر خاندان کی صورت میں، ذیلی دفعات (4) اور (5) اور باب VIII کی دفعات کے تابع، چھت کا رقبہ 30 معیاری ایکڑ اور خاندان کے ہر رکن کے لیے پانچ سے زیادہ اضافی 5 معیاری ایکڑ ہوگا۔
(2) اس سیکشن کے مقاصد کے لیے، وہ تمام زمینیں جو انفرادی طور پر کسی خاندان کے اراکین کے پاس ہوں یا مشترکہ طور پر ایسے خاندان کے کچھ یا تمام اراکین کے پاس ہوں، خاندان کے قبضے میں سمجھی جائیں گی۔

(3)(ا) خاندان کے کسی فرد یا فرد کے زیر قبضہ زمین کی حد کا حساب لگانے میں، غیر منقسم ہندو خاندان، مارو ملکلٹیم تر واڑ، علیا سنتھانا خاندان یا نمبو دری الوم کے زیر قبضہ زمین میں خاندان کے رکن یا انفرادی شخص کے حصے کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(b) کسی خاندان یا انفرادی شخص کے پاس موجود زمین کی حد کا حساب لگانے میں، کسی فرم، سوسائٹی یا افراد کی انجمن (چاہے وہ شامل ہو یا نہ ہو) یا کسی کمپنی (غیر زرعی کمپنی کے علاوہ) کے پاس موجود زمین میں خاندان یا انفرادی شخص کے حصے کو مدنظر رکھا جائے گا۔

وضاحت- اس سیکشن کے مقاصد کے لیے-

(a) کسی غیر منقسم ہندو خاندان، مارو ملکٹیم ترواڑ، علیا سانا تھن خاندان یا نمبو دیری الوم کے زیر قبضہ زمین میں خاندان کے کسی فرد یا دوہری فرد کا حصہ، اور

(b) کسی فرم، سوسائٹی یا افراد کی انجمن (چاہے وہ شامل ہو یا نہ ہو)، یا کسی کمپنی (غیر زرعی کمپنی کے علاوہ) کے زیر قبضہ زمین میں کسی خاندان یا انفرادی شخص کا حصہ،
زمین کی حد سمجھی جائے گی-

(i) جو، اس ایکٹ کے آغاز کی تاریخ کو اس طرح کا حصہ رکھے جانے کی صورت میں، ایسے رکن، شخص یا خاندان کو الاٹ کیا جاتا اگر ایسی زمین کو تقسیم یا تقسیم کیا جاتا، جیسا کہ معاملہ ہو، ایسی تاریخ کو؛ یا

(ii) جو، اس ایکٹ کے آغاز کی تاریخ کے بعد کسی بھی طرح سے اس طرح کا حصہ حاصل کرنے کی صورت میں، ایسے رکن، شخص یا خاندان کو الاٹ کیا جائے گا اگر سیکشن 10 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت مسودہ بیان کی تیاری کی تاریخ کو تقسیم یا تقسیم ہونا تھا۔

"(4) . . . ".

موجودہ مقاصد کے لیے بقیہ دفعہ 5 پر غور کرنا غیر ضروری ہے۔

دفعہ 5(1) پر حملہ یہ ہے کہ اسے آرٹیکل 14 کا نشانہ بنایا گیا ہے کیونکہ یہ قانون کے سامنے مساوات یا اسی طرح کے افراد کو قانون کے مساوی تحفظ سے انکار کرتا ہے، اور اس سلسلے میں کرمبل کنہیکو مین (1) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں یہ عدالت کیرالہ زرعی تعلقات ایکٹ 1961 (جسے اس کے بعد کیرالہ ایکٹ کہا جاتا ہے) پر غور کر رہی تھی۔ دلیل یہ ہے کہ جیسا کہ کیرالہ ایکٹ میں ہے، اس لیے موجودہ ایکٹ میں، لفظ "خاندان" کو ایک مصنوعی تعریف دی گئی ہے جو ریاست میں رائج کسی بھی قسم کے قدرتی خاندانوں، یعنی ہندو غیر منقسم خاندان، مارو ماکٹیم خاندان، الیا سانا تھن خاندان یا نمبو دری الوم کے مطابق نہیں ہے، اور یہ کہ حد فراہم کرنے کے معاملے میں دفعہ 5(1) میں دوہرا معیار طے کیا گیا ہے۔ اس لیے اس بات پر

زور دیا جاتا ہے کہ اس فیصلے کا تناسب موجودہ ایکٹ پر مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے۔ لہذا، دفعہ 5(1) کو آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کے طور پر اسی طرح ختم کیا جانا چاہیے جس طرح کیرالہ ایکٹ کی دفعہ 58 کو ختم کیا گیا تھا۔

ہماری رائے ہے کہ یہ دلیل درست ہے اور اس معاملے کا تناسب موجودہ معاملے پر پوری طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔ اس معاملے میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ "جہاں حد کو دوہرے معیار کے ذریعے طے کیا گیا ہے اور اس سے زیادہ خاندان کو ایک مصنوعی تعریف دی گئی ہے جو ذاتی قانون کے مطابق قدرتی خاندان سے مطابقت نہیں رکھتی ہے، اس طرح کے التزام کے نتیجے میں امتیازی سلوک ہونے کا پابند ہے۔" موجودہ معاملے میں بھی "خاندان" کی ایک مصنوعی تعریف دی گئی ہے جو سیکشن 3(14) کو پڑھنے پر فوری طور پر واضح ہو جائے گی، جسے ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 3(14) میں "خاندان" کی یہ تعریف بالکل وہی نہیں ہے جو کیرالہ ایکٹ میں ہے۔ اس کے باوجود اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ موجودہ معاملے میں لفظ "خاندان" کی تعریف بھی اتنی ہی مصنوعی ہے۔ مزید کیرالہ ایکٹ کی دفعہ 58 میں چھت کے مقصد کے لیے دوہرا معیار مقرر کیا گیا ہے؛ موجودہ معاملات میں 5(1)(اے) ایک دوہرا معیار طے کرتا ہے حالانکہ یہ فرق ہے کہ دفعہ 5(1) میں ایک ہی حد کسی شخص کے معاملے میں طے کی گئی ہے جیسا کہ پانچ سے زیادہ اراکین پر مشتمل خاندان کے معاملے میں، یعنی 30 معیاری ایکڑ جبکہ کیرالہ ایکٹ میں، پانچ سے زیادہ کے خاندان کے لیے مقرر کردہ حد ایک بالغ غیر شادی شدہ شخص کے لیے دوگنی تھی۔ لیکن ہماری رائے میں اس سے مادے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دفعہ 5(1) کی شق کے نتیجے میں افراد کے درمیان یکساں حالات میں امتیازی سلوک ہوتا ہے اور اس طرح یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ یہ ایک غیر منقسم ہندو خاندان کی سادہ سی مثال سے واضح ہوگا، جسے ہم دے سکتے ہیں۔ ایک مشترکہ ہندو خاندان کا معاملہ لیں جس میں ایک باپ، دو بڑے بیٹے اور دو نابالغ بیٹے شامل ہیں، اور فرض کریں کہ ماں مر چکی ہے۔ مزید فرض کریں کہ اس قدرتی خاندان کے پاس 300 معیاری ایکڑ زمین ہے۔ واضح طور پر پرسنل لاء کے مطابق اگر خاندان میں تفرقہ ہوتا ہے تو باپ اور چاروں بیٹوں میں سے ہر ایک کو 60 ایکڑ فی شخص ملے گا۔ اب اس خاندان پر دفعہ 5(1) کا اطلاق کریں۔ "فیملی" انس کو دی گئی مصنوعی تعریف کی وجہ سے دو بڑے بیٹے خاندان کے رکن نہیں ہیں۔ 3(14) ایکٹ کی دفعہ 30 معیاری ایکڑ ہر ایک فرد کے طور پر اور ان کی باقی ملکیت یعنی ہر ایک کی صورت میں 30 معیاری ایکڑ اضافی زمین ہوگی۔ لیکن باپ اور دو نابالغ بیٹے ایک مصنوعی خاندان ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے دفعہ۔ 3(14) ان کے درمیان 30 معیاری ایکڑ کا حق ہوگا اور اس طرح 150 معیاری ایکڑ کا نقصان ہوگا، جو اضافی زمین بن جائے گی۔ اس سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ "خاندان" کی مصنوعی تعریف کے ساتھ چھت کے معاملے میں یہ دوہرا معیار کس طرح قدرتی خاندان کے ان پانچ افراد کے درمیان مکمل امتیازی سلوک کا باعث بنے گا۔ ہندو قانون کے تحت ہر رکن خاندان سے تعلق رکھنے والے 300 معیاری ایکڑ میں پانچواں حصہ حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔ تاہم ایکٹ کے تحت دونوں بڑے بیٹے 30 معیاری ایکڑ رکھیں گے جبکہ والد اور دو نابالغ بیٹے مل کر 30 معیاری ایکڑ رکھیں گے جو ہر ایک 10 معیاری ایکڑ تک کام کرتا ہے۔ اس طرح دونوں بڑے بیٹے 30 معیاری ایکڑ کھو دیں گے جبکہ والد اور دو نابالغ بیٹے پچاس معیاری ایکڑ کھو دیں گے۔ مشترکہ ہندو خاندان کے اراکین کے معاملے میں اس طرح کے امتیازی سلوک کے لیے ریاست کی جانب سے کوئی جواز نہیں دکھایا گیا ہے اور نہ ہی ہم یہ سمجھ پاتے ہیں کہ یہ امتیازی سلوک جو واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 5(1) کے اطلاق سے ہوتا ہے، آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کیوں نہیں ہے۔ مشترکہ ہندو خاندانوں کے

حوالے سے مثالوں کو کئی گنا بڑھایا جا سکتا ہے جو یہ ظاہر کرے گا کہ اس شق کے اطلاق پر امتیازی سلوک کا نتیجہ نکلے گا۔ اسی طرح ہماری رائے ہے کہ امتیازی سلوک کے نتیجے میں مارو ماکٹیم خاندان، علیا سنتھانا خاندان اور نمبودری الوم کا معاملہ ہوگا، خاص طور پر سابقہ دونوں کے معاملے میں جہاں شوہر اور بیوی کا تعلق ایک ہی خاندان سے نہیں ہے۔ ہماری واضح رائے ہے کہ جیسا کہ کے معاملے میں ہے۔58 کیرالہ ایکٹ کی دفعہ 5(1) کے معاملے میں اس کے بعد آنے والے نتائج پر امتیازی سلوک بڑے پیمانے پر لکھا جاتا ہے۔5(1). اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ دفعہ 5(1) آئین کے آرٹیکل 14 میں درج بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے۔ چونکہ یہ سیکشن ایکٹ کے باب دوم کی بنیاد ہے، اس لیے پورا باب بھی اس کے ساتھ آنا چاہیے۔

اس کے بعد ہم ایس ایچ کے ساتھ پڑھے جانے والے سیکشن 50 میں موجود معاوضے کی دفعات پر آتے ہیں۔ ایکٹ کا تیسرا۔ یہاں ایک بار پھر ہماری رائے ہے کہ کرمبل کنھیکومن (1) کیس میں اس عدالت کا فیصلہ مکمل طور پر ایکٹ میں فراہم کردہ معاوضے کی اسکیم پر لاگو ہوتا ہے جو اتنا ہی امتیازی ہے جتنا کیرالہ ایکٹ میں اسکیم تھی۔ تاہم مدعا علیہ کے لیے سیکھے ہوئے وکیل کا کہنا ہے کہ ش۔ III خریداری کی قیمت میں کسی قسم کی کٹوتی کا التزام نہیں کرتا جیسا کہ کیرالہ ایکٹ میں کیا گیا تھا، اور اس لیے ایکٹ کی دفعات امتیازی نہیں ہیں۔ اگر ہم معاملے کے جوہر پر نظر ڈالیں تو، تاہم، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کیرالہ ایکٹ میں معاوضے کی دفعات اور ایکٹ میں اس سے متعلق دفعات میں واقعی کوئی فرق نہیں ہے، حالانکہ ایکٹ کی دفعات مختلف الفاظ میں ہیں۔ کیرالہ ایکٹ میں جو کچھ کیا گیا وہ کچھ اصولوں پر معاوضے کے اعداد و شمار تک پہنچنا تھا، اور پھر اس طرح کے اعداد و شمار پر کٹوتی عائد کی گئی اور اس کٹوتی میں بتدریج 15,000 روپے کا اضافہ ہوا۔ موجودہ معاملے میں، ایک الٹا طریقہ اپنایا گیا ہے اور اس کی شق یہ ہے کہ پہلے خالص سالانہ آمدنی حاصل کی جائے اور اس کے بعد 5 لاکھ روپے کے سلیبوں کے لیے معاوضہ فراہم کیا جائے۔ ہر ایک خالص آمدنی میں سے 5,000 روپے کے پہلے سلیب کے لیے معاوضہ خالص سالانہ آمدنی کا 12 گنا ہے، 5,000 روپے کے دوسرے سلیب کے لیے یہ 11 گنا ہے، 5,000 روپے کے تیسرے سلیب کے لیے یہ دس گنا ہے اور اس کے بعد یہ نو گنا ہے۔

آیئے اب اس سلیب سسٹم پر کام کرتے ہیں۔ چار ایسے معاملات لیں جہاں خالص سالانہ آمدنی بالترتیب 5,000 روپے، 10,000 روپے، 15,000 روپے اور 5,000 روپے ہے۔ 20,000۔ پہلا شخص جس کی خالص سالانہ آمدنی روپے ہے۔ 5,000 روپے ملیں گے۔ 60,000 معاوضے کے طور پر، دوسرا شخص جس کی خالص سالانہ آمدنی 2.00 کروڑ روپے ہے۔ 10,000 روپے ملیں گے۔ 1,15,000، 15,000 روپے کی خالص سالانہ آمدنی والے تیسرے شخص کو 165,000 روپے ملیں گے اور 20,000 روپے کی خالص سالانہ آمدنی والے شخص کو روپے 2,10,000 ملیں گے۔ اگر وہی ضرب لاگو کیا جاتا جیسا کہ 5000 روپے کے پہلے سلیب کے معاملے میں دیگر تین سلیبوں پر بھی کیا گیا ہوتا، تو ان افراد کو روپے 1,20,000، روپے 1,80,000 اور روپے 2,40,000 کا معاوضہ مل جاتا۔ یہ ظاہر کرے گا کہ درحقیقت کل معاوضے میں تقریباً 4 فیصد کی کٹوتی کی گئی ہے جو کیرالہ ایکٹ میں خریداری کی قیمت سے مطابقت رکھتی ہے، ایسے شخص کے معاملے میں جس کی خالص سالانہ آمدنی 10,000 روپے ہے روپے کی خالص سالانہ آمدنی والے شخص کے معاملے میں تقریباً 8 فیصد۔ 15,000 اور 20,000 روپے کی خالص سالانہ آمدنی والے شخص کے معاملے میں تقریباً 12 فیصد۔ اگرچہ کل معاوضے تک پہنچنے کا طریقہ

بظاہر کیرالہ ایکٹ میں فراہم کردہ طریقہ سے مختلف ہے، لیکن اس کا اثر ایک جیسا ہے، یعنی کل خالص آمدنی 000 ,5 روپے کے پہلے سلیب کے بعد بڑھ جاتی ہے۔ کی کل معاوضے میں بتدریج کٹوتی کی گئی ہے جیسا کہ کیرالہ ایکٹ میں ہوا تھا۔ یہ دلیل کہ کٹوتی اسی بنیاد پر جائز ہے جس پر آمدنی کے اعلی سلیبوں پر انکم ٹیکس کی زیادہ شرحیں اس عدالت کی طرف سے کرمبل کونیکومن کے معاملے (1) میں پہلے ہی مسترد کر دی گئی ہیں۔ لہذا، اس معاملے میں دی گئی وجوہات کی بناء پر، ہماری رائے ہے کہ سیکشن 50 میں موجود دفعات کو ش کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ معاوضے کے حوالے سے ایکٹ کا تیسرا امتیازی سلوک ہے اور آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

دفعہ 5 اور 50 ایکٹ کی اہم دفعات ہیں، اور اگر وہ گرتی ہیں، تو ہماری رائے ہے کہ پورے ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے ختم کیا جانا چاہیے۔ پورے ایکٹ کا کام سیکشن 5 پر منحصر ہے جو حد اور سیکشن 50 فراہم کرتا ہے جو معاوضے کی فراہمی کرتا ہے۔ اگر یہ دفعات غیر آئینی ہیں، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہیں، تو پورے ایکٹ کو ختم ہونا چاہیے۔

اس لیے ہم درخواستوں کی اجازت دیتے ہیں اور ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اسے کالعدم قرار دیتے ہیں۔ درخواست گزاروں کو اپنے اخراجات ریاست مدراس سے ملیں گے۔ سماعت کی فیس کا ایک سیٹ۔

درخواستوں کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document